این جی آر (NGR) کمپنی میں انویسٹ کرنے کا حکم

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: LHR.J -0478 تاریخ: 27-07-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک کمپنی ہے این جی آر (NGR) کے نام سے۔ کمپنی کہتی ہے کہ ہم سولر انرجی بناتے ہیں اور سیل کرتے ہیں اور جو نفع ہوتا ہے اپنے شرکاء کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔ آپ اپنے پیسے ہماری کمپنی میں انویسٹ کریں اور منافع کمائیں۔ انویسٹ کرنے کے لیے کمپنی نے مختلف پیکج بنائے ہیں اور انویسٹ کے حساب سے نفع کی مقدار پہلے سے طے ہوتی ہے۔

مثلا: چار ہزار والے پیکج میں آپ پہلے چار ہزار روپے کمپنی کے اکاؤنٹ میں ایزی پیسہ وغیرہ کے ذریعے جمع کروائیں گے، پھر چار ہزار والا پینل ایپ میں جا کر ایکٹِو (Active) کریں گے۔ اس کے بعد آپ کو نفع ملنا شروع ہو جائے گا۔ اس پیکج کا نفع روزانہ 86.40 روپے ملے گا۔ نفع ایک ہفتے تک ملتا رہے گا۔ اس کے بعد آپ کی انویسٹ کی ہوئی رقم اور منافع دونوں آپ نکال سکتے ہیں اور چاہیں تو دوبارہ پینل ایکٹو کر کے مزید انویسٹ کر دیں۔ ایک بندہ ایک سے زیادہ پینل بھی ایکٹو کر سکتا ہے۔

نفع ایپلی کیشن میں ہر دو گھنٹے بعد شو ہوتا ہے، جسے چوبیس گھنٹوں میں کم از کم ایک بار ایپلی کیشن کھول کر وصول کرنا ہوتا ہے، اگر نہ کیا جائے تو نفع واپس چلا جاتا ہے۔

مزید یہ کہ اگر آپ اپنے ذریعے سے پانچ ممبر بناتے ہیں جو کمپنی میں انویسٹ بھی کر دیں، تو آپ کو تین ہزار روپے کمپنی کی طرف سے بونس ملے گا اور ممبر جتنی رقم انویسٹ کریں گے، اس کا کچھ فیصد حصہ آپ کو کمیشن کے طور پر بھی ملے گا۔ وہ ممبر جب مزید ممبر بنائیں گے، تو بھی آپ کو کچھ نہ کچھ کمیشن ملے گا۔

ممبر بنانے کا یہ فائدہ بھی ہو گا کہ آپ کا لیول اَپ (UP) ہو جائے گا، پانچ ممبرز پر پہلا لیول، دس پر دوسرا، بیس پر

تیسرا، اسی طرح آگے تک چلتا رہے گا۔ لیول جتنا بڑا ہو گا اتنی زیادہ رقم انویسٹ کر سکتے ہیں، یعنی بڑے لیول کا پینل لے سکتے ہیں جس میں زیادہ نفع ملتا ہے۔

نوٹ: معلومات کے مطابق کمپنی کی ویب سائٹ کوئی نہیں ہے، صرف ایپلی کیشن ہے اور اس پر بھی اکاؤنٹ بنانے کے لیے VPN آن کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے طریقہ کار کے متعلق معلومات زیادہ تر ان لوگوں سے ہی ملتی ہے، جو اس میں انویسٹ کر رہے ہیں۔ کمپنی کا پاکستان میں کوئی آفس نہیں ہے، ہاں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام آباد کے بلیو ایریا میں آفس ہے، لیکن اس کی تصدیق نہیں ہے، گوگل میپ پر بھی اسلام آباد کے کسی علاقے میں آفس شو نہیں ہوتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں این جی آر (NGR) کمپنی کا جو طریقہ کار بیان کیا گیا ہے، اس طریقہ کار کے مطابق NGR کمپنی میں انویسٹ کرنا، منافع کمانا، دوسرے افراد کو ترغیب دینا اور ممبر بنوانا سب حرام، حرام اور سخت حرام ہے۔ جو لوگ اس کام میں ملوث ہیں یا دوسروں کو اس پر لگا رہے ہیں، وہ سب گنہگار ہو رہے ہیں، ایسوں کو چاہیے کہ فوراً اس کام سے باز آئیں اور اللہ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کریں اور اگر کسی نے یہاں سے کچھ نفع کمایا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ رقم بغیر ثواب کی نیت کے کسی شرعی فقیر یعنی مستحق زکوۃ شخص کو دے اور اس ناپاک مال سے جان چھڑائے۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ مذکورہ کمپنی میں انویسٹ کرنے کے لئے جو رقم دی جاتی ہے یہ شراکت و مضاربت وغیرہ کے شرعی اصولوں کے مطابق ہرگز نہیں ہے، کیونکہ

- کسی کاروبار میں انویسٹ کر کے حصہ دار بننے کے لیے شرعی اصول یہ ہوتا ہے کہ انویسٹ کرنے والے کو کاروبار کے حقیقی نفع میں سے باعتبار فیصد حصہ دیا جائے، جبکہ یہاں نفع کے فیصد کے بجائے فکس اماؤنٹ نفع طے ہے، حالانکہ نفع کی مخصوص رقم طے کر لینا شراکت داری کے معاہدے کے ہی برخلاف اور ناجائز و گناہ ہے۔

- یونہی شرعی اصول یہ ہے کہ رقم دینے والا کاروبار میں اپنے مال کی مقدار کے مطابق نقصان کی ذمہ داری بھی اٹھاتا ہے، لیکن یہاں تو رقم لگانے والے کو کمپنی یہ گارنٹی دیتی ہے کہ تمہارے اپنے انویسٹ کیے ہوئے پیسے ایک ہفتے بعد تمہیں مل جائیں گے۔ مطلب انویسٹ کرنے والا نقصان میں حصہ دار ہی نہیں بن رہا اور یہ بھی خلاف شرع اور ناجائز و

باطل ہے۔

درمختار میں ہے: "(وشرطها) أي شركة العقد...... عدم ما يقطعها كشرط دراهم مسماة من الربح لأحدهما) لأنه قد لا يربح غير المسمى" ترجمہ: شرکت عقد کی شرط یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ پائی جائے جو شرکت کو ختم کردیتی ہے، جیسے نفع میں سے دراہم کی معین مقدار کسی ایک کے لیے طے کرلینا، کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ صرف اتنی مقدار ہی نفع ہوتا ہے، اس سے زیادہ نہیں ہوتا (ایسی صورت میں سارا اس ایک بندے کے لیے متعین ہو جائے گا۔)

(درمختار مع ردالمحتار، جلد4، صفحہ 305، دار الفکر، بیروت)

شلبی میں ہے: " وإذا شرط في المضاربة ربح عشرة أو في الشركة تبطل لا لأنه شرط فاسد بل لأنه شرط ينتفي به الشركة " ترجمہ: مضاربت یا شرکت میں دس (دراہم) نفع طے کرلیا گیا، تو عقد باطل ہو گا، اس لیے نہیں کہ یہ شرط فاسد ہے، بلکہ اس لیے کہ یہ ایسی شرط ہے جس کی وجہ سے شرکت ہی ختم ہورہی ہے۔

(شلبی علی التبیین، جلد3، صفحہ 320، دار الکتاب الاسلامی)

مبسوط سرخسی میں ہے: "الوضيعة على قدر رءوس أموالهما، لأن الشرط بخلافه كان باطلا" ترجمہ: نقصان دونوں بندوں کے راس المال کی مقدار ہوتا ہے، لہذا اس کے برخلاف کچھ بات طے کرنا باطل ہے۔

(المبسوط للسرخسی، جلد11، صفحہ 158، دار المعرفہ، بیروت)

بلکہ شرعی اعتبار سے اس معاملے کی حقیقت کو دیکھا جائے تو یہ کسی کاروبار میں شرعی شراکت نہیں، بلکہ خالصا سودی معاملے میں حصہ داری ہے، کیونکہ جب یہ طے ہے کہ انویسٹ کرنے والے کی رقم محفوظ رہے گی اور بعد میں نفع کے ساتھ واپس مل جائے گی، تو اس رقم کی حیثیت قرض کی ہے اور کمپنی اس پر جو منافع دے رہی ہے، وہ قرض پر نفع دے رہی ہے اور قرض پر نفع دینا سود اور حرام قطعی اور جہنمی کام ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "كل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے تو وہ سود ہے۔

(مسند الحارث، جلد1، صفحہ 500، مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، المدینۃ المنورہ)

اسی صورت سے ملتی جلتی ایک صورت کے متعلق امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اور یہ کہ دس فیصدی یا آنہ روپیہ دینا، **اگر اس سے مراد ہے کہ جتنے روپے اس کو تجارت کے لیے دئے**

ہیں، ان پر فیصدی دس یا فی روپیہ ایک آنہ مانگتا ہے، تو حرام قطعی اور سود ہے، اور اگر یہ مراد کہ جو نفع ہو اس میں سے دسواں یا سولھواں حصہ دینا، تو یہ حلال ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج19، ص151، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سود سے متعلق اللہ تبارک و تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۲۷۸) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو، تو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔ پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کر لو۔" (سورۃ البقرہ، آیت 278، 279)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا، ومؤکلہ" ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔

(الصحیح لمسلم، کتاب البیوع، جلد3، صفحہ 1219، حدیث 1598، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ومن أکل درھما من ربا فھو مثل ثلاث وثلاثین زنیۃ، ومن نبت لحمہ من السحت فالنار أولی بہ" ترجمہ: جس نے ایک درہم سود کا کھایا، تو وہ تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔

(المعجم الاوسط، جلد3، صفحہ 211، دار الحرمین، قاھرہ)

اور دوسرے افراد کو کمپنی کا ممبر بنانے پر جو کمیشن اور بونس رکھا گیا ہے، تو یہ بھی حقیقت میں نیٹ ورک مارکیٹنگ کمپنیوں کی طرح ایک لالچ و طمع کا جال بچھایا گیا ہے تاکہ لوگ خود ہی بونس و کمیشن کی خاطر دوسروں کو گھیر کر کمپنی سے وابستہ کرتے چلے جائیں اور کمپنی کے پاس لاکھوں روپے بغیر محنت کے جمع ہو جائیں، بہر حال اس سے قطع نظر کمیشن کا طے کردہ طریقہ کار فقہی قوانین شرعیہ کے بھی خلاف ہے، کیونکہ کمیشن ایجنٹ اس وقت کمیشن یا اجرت کا مستحق ہوتا ہے، جب وہ گاہک لانے میں قابل معاوضہ کام اور محنت و کوشش کرے، جبکہ یہاں یہ طے ہے کہ پانچ ممبر کمپنی کو رقم دیں گے، تو بونس ملے گا اگرچہ ممبر لانے والے نے کوئی قابل معاوضہ محنت نہ کی ہو نیز کمیشن کے بارے میں بھی یہ طے ہے کہ ممبر بننے والے افراد جتنی زیادہ انویسٹ کریں گے اتنی زیادہ کمیشن بنے گی، حالانکہ جب کمیشن لینے کی اجازت ہوتی ہے، تو اس میں بھی اتنی ہی کمیشن جائز ہے جتنی اس کام کی عرف میں رائج ہو۔ نیز جس آدمی کو ممبر بنانے کے لیے اس نے محنت نہیں

کی، بلکہ کسی دوسرے فرد نے کی ہے، تو اس کی کمیشن وہ دوسرا فرد ہی لے سکتا ہے، پہلا فرد جس نے کوئی محنت نہیں کی اس کو کمیشن کا مستحق نہیں بنایا جاسکتا، جبکہ یہاں کمپنی پہلے فرد کو بھی کمیشن کا کچھ حصہ دیتی ہے۔ یہ سب امور شریعت کے ضابطوں کے خلاف ہیں۔

امام اہلسنت احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لئے کوئی دوا دوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً آقا کو مشورہ دیا کہ یہ چیز اچھی ہے، خرید لینی چاہیے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی، جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے، محنت کرنے کی ہوتی ہے، نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی۔ ردالمحتار میں بزازیہ وولوالجیہ سے ہے: "الدلالۃ والاشارۃ لیست بعمل یستحق بہ الاجر، وان قال لرجل بعینہ ان دللتنی علی کذا فلک کذا، ان مشی لہ فدلہ فلہ اجر المثل للمشی لاجلہ، لان ذلک عمل یستحق بعقد الاجارۃ الخ۔۔۔۔۔۔ اور اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوا دوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو" ملتقطا

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 453، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر بالفرض کمپنی کے ساتھ انویسٹ کا معاہدہ شرکت یا مضاربت وغیرہ کسی جائز شرعی معاہدے کے تحت آتا، تو پھر بھی کمپنی کا یہ اصول کہ "چوبیس گھنٹے میں ایک بار ایپ کھول کر نفع لازمی طور پر رسیو کرنا ہے، ورنہ وہ واپس چلا جائے گا" بالکل باطل اور سراسر ظلم ہوتا، کیونکہ اگر واقعی کوئی بندہ کاروبار میں نفع کا مستحق ہو چکا ہو، تو محض ایپ نہ کھولنے کی وجہ سے اس کا حق ضائع نہیں ہو سکتا۔

ایسی کمپنیاں اکثر کچھ دن کے لیے آتی ہیں اور لوگوں کو کمیشن و بونس وغیرہ کا لالچ دے کر جال میں پھنساتی ہیں اور شروع شروع میں لوگوں کو یہ منافع بھی دیتی ہیں، لیکن کچھ ہی عرصے میں جب لاکھوں روپیہ جمع ہو جاتا ہے، تو پھر بھاگ جاتی ہیں، دیگر خرابیوں کے ساتھ ساتھ ایسی کمپنیوں میں رقم ڈالنا اپنی رقم کو خطر اور نقصان پر پیش کرنا نیز خود اور دوسروں کو ضرر (نقصان) میں ڈالنے کے زمرے میں آتا ہے اور یہ اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے، چنانچہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام“ ترجمہ: اسلام میں نہ ضرر ہے، نہ دوسرے کو ضرر دینا۔ **(المعجم الاوسط، جلد5، صفحہ283، دار الحرمین، قاہرہ)**

تنبیہ: سوال میں مذکورہ کمپنی کے بارے میں جو معلومات دی گئی ہیں، یہ جواب ان معلومات کی بنیاد پر لکھا گیا ہے اور ان معلومات سے بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ کمپنی کوئی قابل اعتماد نہیں ہے، جبھی اس کی نہ تو کوئی ویب سائٹ ہے اور نہ کوئی مصدقہ آفس ہے اور جو موبائل ایپ ہے، تو اس پر بھی VPN کے ساتھ ہی اکاؤنٹ بنتا ہے اور رقم بھجوانے کا طریقہ بھی آفیشل نہیں ہے۔ پھر یہ کہ آپ جس وقت مرضی چار ہزار بھیج دیں، تو کمپنی پینل ایکٹو کر دے گی اور ہر دو گھنٹے بعد نفع ملنا شروع ہو جائے گا، یہ بھی ایک غیر معقول بات ہے۔ اگر کمپنی کے پاس پہلے سے پینل رکھے ہیں، تو وہ خود ہی ایکٹو کر کے منافع کماتی رہے، وہ چار ہزار ملنے کا انتظار کیوں کر رہی ہے؟ پھر ایکٹو کرنے کے بعد کون گاہک ہے، جو دو دو گھنٹے بعد ان کو معاوضہ دیتا ہے؟ بالکل عجیب و غریب و غیر معقول باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو ایسی کمپنیوں سے دور رہ کر اپنے دین و دنیا کو محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

27 ذی الحجۃ الحرام 1443ھ/27 جولائی 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے